اخبار الاخیار



تالیف:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

اخبار الاخیار (اُردو)

مصنف

ابوالمجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور ومعروف تصنیف اخبار الاخیار جو کہ ہندوپاک کے تقریباً تین سو اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے مشہور ومستند تذکار پر مشتمل ہے۔ جس میں علماء ومشائخ کی پاکیزہ زندگیوں کی دل آویز داستانیں پوری تحقیق سے لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک قابل قدر تاریخی وعلمی شاہکار ہونے کے علاوہ حکمت ونصائح اور پاکیزہ تعلیمات کا بیش بہا ذخیرہ ہے

مترجمین

حضرت علامہ مولانا سبحان محمود صاحب

حضرت علامہ مولانا محمد فاضل صاحب

ناشر

اکبر بُک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 7352022

نام کتاب	....	اخبار الاخیار (اردو)
مصنف	....	حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
مترجمین	....	حضرت مولانا سبحان محمود صاحب
	....	حضرت مولانا محمد فاضل صاحب
تعداد	....	۵۰۰
کمپوزنگ	....	عبدالسلام/قمرالزمان رائل پارک لاہور
تاریخ اشاعت	....	اگست ۲۰۰۴ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری عطاری
قیمت	....	325 روپے

ملنے کا پتہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

طبقہ سوئم

شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے زمانہ سے لے کر اس دور تک بزرگوں کے بالترتیب حالات

شیخ نصیر الدین محمود چراغ رحمۃ اللہ علیہ

۷۵۷ھ

آپ شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور ترین اور ممتاز خلیفہ تھے، آپ کے احوال کے وارث اور صاحب سر بزرگ تھے، آپ اپنے شیخ خواجہ نظام الدین اولیاء کے انتقال کے بعد دہلی کی ولایت کے مالک قرار دیئے گئے تھے آپ اپنے شیخ کے مکمل پیروکار تھے فقر و فاقہ، صبر و ثبات رضا و تسلیم آپ کے قابل ذکر اوصاف تھے۔

منقول ہے کہ ایک روز شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی نے شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مشیر اور راز دار امیر خسرو سے کہا کہ آپ براہ کرم خواجہ صاحب کی خدمت میں میرا یہ پیغام عرض کر دیں کہ میں اودھ میں رہتا ہوں اور لوگوں کی کثرت سے آمدورفت کی وجہ سے عبادت الٰہی میں مزاحمت ہوتی ہے اگر ارشاد ہو تو اودھ کو ترک کر کے جنگل میں چلا جاؤں اور وہاں یکسوئی سے اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤں، امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد شیخ کی خدمت میں جایا کرتے تھے اور دن بھر کے تمام حالات شیخ کو سنایا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام بھی سنایا، شیخ نے فرمایا کہ ان سے کہہ دینا کہ تمہیں لوگوں کے ساتھ ہی رہنا چاہئے اور ان کی شدت و سختی برداشت کر کے اس کا بدلہ بخشش و عنایت سے دینا چاہئے، نیز یہ بھی مشہور ہے کہ ایک دفعہ خواجہ نظام الدین اولیاء شیخ نصیر الدین محمود کو خلوت میں لے

کے تکالیف دینا اپنا بہترین مشغلہ بنا رکھا تھا، اپنے ہمراہ سفر میں آپ کو پیدل چلاتا، اس نے آپ کو اپنا خانساماں مقرر کیا، شیخ نصیرالدین ان تمام تکالیف کے کاموں کو صرف اپنے شیخ کی وصیت کی بنا پر برداشت کرتے اور اف تک نہ کرتے، شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸ رمضان ۷۵۷ ہجری کو وفات پائی۔

ایک دفعہ سلطان محمد تغلق بادشاہ۔ نے شیخ نصیرالدین محمود کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں میں اس غرض سے کھانا بھیجا کہ اگر نہ کھائیں گے تو اسی کو ایذا رسانی کا سبب نا کر جرم عائد کردوں گا اور اگر کھالیں گے تو پوچھوں گا کہ آپ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھا کر غیر شرعی اور ناجائز کام کا ارتکاب کیوں کیا، جب شیخ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے زبان سے کچھ نہ فرمایا، البتہ سونے کے ایک برتن سے تھوڑی سی یخنی اٹھائی اور اسے ہتھیلی پر رکھ کر چکھ لیا، اس سے بداندیش اور بدخواہوں کے ارادے معرض وجود میں نہ آسکے۔

خیرالمجالس میں ہے کہ ایک دوست نے ایک مرتبہ آپ سے عرض کیا کہ ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی میں ہے جو شخص دوگائے ذبح کرے اس کی گردن پر ایک خون اور جو چار گائے ذبح کرے اس کی گردن پر ۲ دو خون اور جو دس بھیڑیں ذبح کرے اس کی گردن پر ایک خون ہوگا، یہ سن کر شیخ نصیرالدین نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ کہ ہارونی لفظ صحیح نہیں بلکہ اصل لفظ ہرونی ہے اس لیے کہ ہرون ایک گاؤں کا نام ہے۔ جہاں خواجہ عثمان رہا کرتے تھے، پھر فرمایا کہ یہ عبارت ان کی نہیں ہے، ان کے ملفوظات کے کئی نسخے ہمارے ہاں بھی موجود ہیں جن میں اکثر باتیں ایسی مندرج ہیں جو فی الواقع ان کی نہیں ہیں، اس کے بعد فرمایا کہ شیخ نظام الدین فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کوئی کتاب نہیں لکھی، اس لیے کہ شیخ الاسلام فرید الدین اور شیخ الاسلام قطب الدین اور خواجگان چشت جیسے لوگوں نے کوئی کتاب نہیں تصنیف فرمائی۔

منقول ہے کہ شیخ نظام الدین کے مریدوں نے ایک مرتبہ محفل سماع کا پروگرام بنایا، مرید غزل خوانوں سے دف پر سماع سن رہے تھے اور اس محفل میں شیخ نصیرالدین محمود دہلوی بھی موجود تھے، آپ اٹھ کر جانے لگے، دوستوں نے بیٹھنے کے لیے اصرار کیا تو فرمایا یہ

خلاف سنت چیز ہے میں اسے ہرگز گوارہ نہیں کرتا، اس پر لوگوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سماع کے ناجائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے شیخ کے طریقے سے انحراف کرتے ہیں، آپ نے ان دوستوں کو جواب دیا کہ شیخ کا قول حجت شرعیہ نہیں، قرآن وحدیث سے دلیل پیش کرنا چاہئے بعض اہل ہوا اور خود غرض لوگوں نے یہ بات شیخ نظام الدین کی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ شیخ نصیر الدین یوں کہتے ہیں، چونکہ شیخ نظام الدین کو اصل واقعہ کی پہلے سے اطلاع مل چکی تھی اس لیے ان لوگوں سے فرمایا کہ شیخ نصیر الدین ٹھیک فرماتے ہیں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہی حق ہے۔

سیر الاولیاء میں ہے کہ شیخ نظام الدین اولیاء کی محفل سماع میں مزامیر (باجے) وغیرہ نہ ہوتے تھے اور نہ ہی تالیں بجائی جاتی تھیں، اگر آپ سے کوئی کسی کے متعلق یہ کہتا کہ فلاں باجے وغیرہ سنتا ہے تو آپ اسے منع فرما دیتے اور فرماتے کہ باجے وغیرہ سننا شریعت میں ناجائز اور ممنوع ہے۔

خیر المجالس میں ہے کہ ایک شخص نے شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے آکر پوچھا کہ یہ کہاں جائز ہے کہ محفل سماع میں دف، بانسری، ستار باجے وغیرہ بجائے جائیں اور صوفی ناچیں اور رقص کریں، آپ نے جواب دیا کہ باجے وغیرہ تو بالاتفاق اور بالاجماع ناجائز وگناہ ہیں، اگر کوئی طریقت سے نکل جانا چاہے تو شریعت میں رہنا ضروری ہے اور اگر شریعت سے بھی نکلنا چاہے تو پھر کہاں جائے گا؟ اولاً تو سماع ہی زیر بحث ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے، اگر چند شرائط کے ساتھ جائز بھی کرلیا جائے تب بھی ہمہ قسم کے باجے وغیرہ بالاتفاق ناجائز وحرام ہیں۔

جوامع الکلم میں ہے کہ ایک دن شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی خانقاہ میں بیٹھے ہوئے اس شعر پر وجد آ گیا،

شعر

جفا بر عاشقاں گفتی نخواہم کرد ہم کردی قلم بر بیدلاں گفتی نخواہم راند ہم راندی

(تم نے خود ہی یہ کہا تھا کہ عاشقوں پر ظلم نہ کیا کروں گا باوجود اس کے پھر بھی ظلم کیا اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ بے دلوں پر سختی نہ کروں گا مگر اس کے باوجود بھی سختی کی) مشہور شاعر